برصغیر کے تین مکاتب فکر (دیوبندی، بریلوی، اہل حدیث) کی منتخب کتب فتاوی کا جائزہ

Review of selected fatawa books of the three schools of thought of the subcontinent (Deobandi, Barelvi, Ahl al-Hadith)

Haq Nawaz
PhD Scholar Department of Islamic Thought and Civilization
University of Management and Technology, Lahore
Email: drmuftihaqnawaz@gmail.com

Ghulam Mustafa
PhD Scholar Department of Fiqh and Sharia
The Islamia University of Bahawalpur
Email: minqilabi123@gmail.com

Dr. Sajjad Ahmed
Assistant Professor Institute of Islamic Studies
Mirpur university of science and technology Mirpur AJK
Email: sajjad.iis@must.edu.pk

Abstract

Islamic jurisprudence is the essence of the Qur'an and Sunnah, while the field of fatwa is a more difficult and delicate matter than general jurisprudence. From the time of the Companions to the present day, the epidemic has always been going on. In modern times, like other areas of life, there has been innovation in this sector as well. In the subcontinent, a lot of good work on fatwa has been done in the past and is being done in the present. There are three major jurisprudential schools of thought in the subcontinent. They have a large number of followers who are called Deobandi Barelvis and Ahl al-Hadith. Those who act according to the fatwa of their mufties. To meet the demands of the modern era, not only fatwas are available in the form of books, but also online dar al-ifta are coming into being very fast. In which there is a complete provision of fatwa. There is a complete system of libraries. Where fatwas are given after regular collective ijtihad and deliberation after the confirmation signature of several muftis.

Keywords: Quran, sunnat, Ijtihad, Effort,fatwa, deabandi,barelvi,ahl e hadees, jurists

علوم اسلامیہ میں فقہ اسلامی باقی علوم کی نسبت وسیع اور دقیق علم ہے کیونکہ فقہ اسلامی قرآن وسنت اور آثار صحابہ رضی اللہ عنہم کا نچوڑ ہے جبکہ فتاوی کا میدان عام فقہ سے بھی زیادہ مشکل اور نازک ہے اس لئے فتویٰ دینا ہر عالم کا کام نہیں بلکہ فتوی کی اہلیت صرف وہی مفتیان رکھتے ہیں جنہوں نے اس فن میں تخصص کیا ہو ان مفتیان کرام میں بعض ایسے

نابغہ روزگار مفتیان کرام بھی ہیں کہ جن کے فتاوی جات کو امت کی جانب سے عموماً اور علماء وفقہاء کی جانب سے خصوصاً تلقی بالقبول حاصل ہے انہی میں سے چند برصغیر کے فقہاء کرام کے مجموعہ فتاوی جات کا جائزہ پیش خدمت ہے۔ لفظ فتاوی فتوی کی جمع ہے اور افتاء مصدر سے ماخوذ ہے اس کا معنی ہے جوابدہی اور رائے دہی اسی سے لفظ استفتاء اس کا معنٰی ہے فتوی طلب کرنا رائے طلب کرنا اور استصواب رائے اور فتوی عرف عام میں شرعی یا قانونی سوال کے جواب کو کہتے ہیں[1] جب کہ اصطلاحی تعریف میں اہل علم نے مختلف تعبیرات اختیار کی ہیں بعض لوگوں نے فتوی کی وہی تعریف کی ہے جو اجتہاد کی ہے کیونکہ متقدمین کے نزدیک افتاء اور مفتی سے مراد مجتہد ہوا کرتا تھا اس لئے علماء اصول نے اجتہاد و تقلید کی بحث میں افتاء واستفتاء کے احکام ذکر کئے ہیں[2] بعد کے فقہاء یعنی متاخرین نے فتوی کی مختلف تعریفات کی ہیں ان میں ڈاکٹر شیخ حسین محمد ملاح نے نے جامع تعریف اس طرح کی ہے۔"الاخبار بحكم الله تعالى عن الوقائع بدليل شرعي لمن سأل عنه"[3]

پیش آمدہ واقعات کے بارے میں دریافت کرنے والے کو دلیل شرعی کے ذریعے اللہ تعالیٰ کے حکم کے بارے میں خبر دینے کو فتوی کہتے ہیں۔ برصغیر میں فتاوی پر بہت عمدہ کام ماضی میں بھی ہوا اور عصر حاضر میں بھی ہو رہا ہے۔ اسی اہمیت کے پیش نظر اس مضمون میں فتاوی جات پر ہونے والے چنیدہ کام کا جائزہ لیا جائے گا۔

فتاوی ہندیہ (عالمگیری)

فتاویٰ ہندیہ[4] فتاویٰ عالمگیری[5] کے نام سے مشہور ترین کتاب ہے جو مغل بادشاہ اورنگزیب عالمگیر کے حکم پر تالیف کی گئی۔ فتاویٰ عالمگیری کی تالیف میں ہندوستان کے اس دور کے تقریباً تمام ممتاز علماء وفقہاء شریک تھے، جن میں خود عالمگیر بھی ذاتی دلچسپی سے شریک کار رہے، اس زمانہ کے جید علمائے اس عظیم کام میں شریک ہوئے. دیگر کتب فقہ کی طرح اس میں بھی "کتاب" کے عنوان کے تحت ابواب ہیں اور پھر ہر باب کے تحت فصول کے نام سے کچھ ذیلی عنوانات قائم کرکے مسئلہ زیر بحث سے متعلق بہت سے ضمنی مسائل کی وضاحت کی گئی ہے۔ فتاویٰ ہندیہ کو علمی وفقہی دنیا میں بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے، کیونکہ اس میں جو مسائل بیان ہوئے ہیں، وہ فقہ حنفی کی رو سے یا تو راجح اور مفتی بہ ہیں یا ظاہر الروایہ میں سے ہیں۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ یہ فقہ کی تمام اہم اور قابل ذکر کتابوں کا نچوڑ ہے، اس کے مآخذ اور مراجع فقہ حنفی میں بڑی وقعت رکھتے ہیں۔ فتاویٰ عالمگیری اپنے اندر کچھ ایسی خصوصیات رکھتا ہے جو فتاویٰ کی دوسری کتابوں میں نہیں یا بہت کم ہیں، اس کی چند اہم خصوصیات مندرجہ ذیل ہیں۔

1. یہ کسی ایک شخص کی تالیف نہیں، بلکہ علماء کی ایک ممتاز جماعت کی محنت اور جدوجہد کا نتیجہ ہے۔
2. ہر مسئلہ کے ساتھ اس کے مآخذ کا حوالہ بھی دیا گیا ہے، جس کتاب کا حوالہ دیا گیا ہے، اگر اس میں کسی دوسری کتاب

سے نقل کیا گیا ہے تو "ناقلا عن فلان" کر کے اصل مأخذ کی طرف بھی اشارہ کر دیا۔

3. اگر مسئلہ کے بارے میں دو مختلف اقوال ہیں اور دونوں میں سے کوئی قابل ترجیح نہیں تو دونوں کو مع حوالہ نقل کر دیا گیا ہے۔

4. اگر کسی کتاب کی لفظ بلفظ نقل ہے تو "کذا" لکھ دیا ہے اور اگر اس کا خلاصہ اور مفہوم لیا ہے تو "ہکذا" سے اشارہ کر دیا گیا ہے۔

5. اس کتاب کے فارسی اور اردو زبانوں میں ترجمے کئے گئے ہیں، تاکہ اس کے مضامین اور مندرجات سے زیادہ سے زیادہ لوگ مستفید ہو سکیں۔

فتاویٰ عزیزی

فتاوی عزیزی شاہ عبد العزیز محدث دہلوی کے فتاویٰ پر مشتمل تالیف ہے۔ اس کی دو جلدیں ہیں فقہ وعقائد، تفسیر و تشریح اور تصوف وکلام کے اس مجموعے سے ملت اسلامیہ کے تمام طبقات کے علما و طلباء اور متلاشیانِ حق استفادہ کر سکتے ہیں، شرعی احکام کے تحقیقی جوابات ہیں، ۔ فتاوی عزیزی تفسیر و تشریح،عقائد و تصوف، خلافت اور فقہ کے موضوعات کے علاوہ چند رسائل پر مبنی ہے۔[6] اس فتوی میں شاہ صاحب کے مختلف رسائل بھی شامل کئے گئے ہیں اس فتویٰ میں پانچ بڑے ابواب کے تحت مسائل کو ذکر کیا گیا ہے ہے۔(1)باب التفسیر والتشریح (2)باب التصوف(3) باب الخلافه (4)باب العقائد(5) باب الفقه

برصغیر کے مسالک کے منتخب فتاویٰ جات

برصغیر میں جو کتب فتاوی کے مجموعے تیار ہوئے ہیں وہ اکثر حنفی فقہاء کے ہیں اس کے علاوہ اہل حدیث علماء کے فتاوی جات بھی دستیاب ہیں عوام الناس کی اکثریت جو کہ فقہ حنفی سے تعلق رکھتی ہے اس لئے فقہ حنفی کے فتاوی کثیر تعداد میں ہے فقہ حنفی کے دو بڑے مکاتب فکر پائے جاتے ہیں ایک کا تعلق دیوبند سے ہے اور دوسرے کا تعلق بریلی کی فکر سے ہے اس کے علاوہ اہل حدیث مکتبہ فکر کے لوگ بھی ہیں ذیل میں ان تینوں مکاتب فکر کے چند اہم کتب فتاوی کا جائزہ پیش کیا جارہا ہے۔

مبحث اول: دیوبندی مکتبہ فکر کی منتخب کتب فتاویٰ کا مختصر جائزہ

فتاویٰ رشیدیہ

فتاوی رشیدیہ مولانا رشید احمد گنگوہی کے فتاوی جات کا مجموعہ ہے حضرت گنگوہی کو فقہ حدیث میں خاص مقام حاصل تھا مولانا قاسم نانوتوی کے پاس جو استفتاء آئے وہ ان کو بھی مولانا گنگوہی کے سپرد کرتے[7] یہ مجموعہ کل 637 صفحات

اور1026 فتاوی پر مشتمل ہے فتاوی رشیدیہ کی خصوصیات ہیں مثلا یہ بہت سادہ مگر پرانی اردو زبان میں قدیم مجموعہ ہے اس وقت کے حساب سے اگرچہ زبان مشکل ہے مگر اختصار سے کام لیا گیا ہے کہیں کہیں تفصیل بھی ہے زیادہ تر فتاوی کے آخر میں دلائل کا اہتمام نہیں جہاں اہتمام ہیں وہاں اہم ماخذ شامی بحر الرزائق اور فتح القدیر وغیرہ سے حوالہ جات نقل کئے گئے ہیں۔

فتاویٰ مظاہر علوم المعروف بہ فتاوی خلیلیہ

فتاوی مظاہر علوم مولانا خلیل احمد سہارنپوری[8] کے فتاوی جات کا مجموعہ ہے۔ اس مجموعہ میں مولانا سہارنپوری کے تین رسائل کوے کی حلت و حرمت المھند علی المفند مدح صحابہ کو بھی شامل کیا گیا ہے اس مجموعہ فتاوی جات کی تعداد مع یہ تین رسائل 167 ہے جس کو مولانا سید محمد خالد نے عناوین لگا کر فقہی ابواب پر ترتیب دیا ہے اس مجموعہ میں جوابات مستفتی کی حالت کو دیکھ کر کبھی مختصر اور کبھی مدلل و مفصل انداز میں دیے گئے ہیں معاصر فقہاء سے رائے کے اختلاف کا اظہار بھی کیا ہے۔

امداد الفتاویٰ

امداد الفتاوی مولانا اشرف علی تھانوی کے فتاوی جات کا مجموعہ ہے[9] قدیم ترتیب میں چار جلدیں ترتیب دی گی پہلی جلد عبادات دوسری جلد معاملات تیسری بیوعات چوتھی تفسیر و حدیث اور علم الکلام پر مشتمل ہے پھر جدید ترتیب مفتی محمد شفیع صاحب نے دی جس کی اس وقت چھ ضخیم جلدیں شائع ہوئی زبان قدر پیچیدہ اور اسلوب قدیم ہے البتہ فتوی دینے میں کمال ہے احتیاط سے کام لیا گیا ہے خود لکھا کہ جب تک شرح صدر نہ ہو جائے میں فتوی نہیں دیتا[10] جواب دینے میں سائل کی زبان کا خیال رکھا گیا سائل نے جس زبان میں سوال کیا اسی زبان میں جواب دیا عربی فارسی اردو سب فتاویٰ جات موجود ہیں

امداد الاحکام

امداد الاحکام جلد 4 جلدوں اور 2171 فتاویٰ پر مشتمل یہ در حقیقت مولانا اشرف علی تھانوی کی امداد الفتاوی کا تکملہ ہے۔ اس میں 501 فتوی جات مفتی عبد الکریم[11] کے ہیں اور بقیہ مولانا ظفر احمد عثمانی[12] کی تحریر کردہ ہے۔ تمہید امداد الفتاوی مولانا اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں برخوردار سلمہ مولانا ظفر احمد عثمانی کے فتاوی پر مجھے تقریبا ایسا ہی اطمینان ہے جیسا کہ خود اپنے لکھے ہوئے فتاوی پر ہے اس لئے اس کا نام امداد ضمیمہ امداد الفتاوی تجویز کرتا ہوں یہ فتاوی امداد الفتاوی کا تکملہ ہے۔[13] اس فتاوی میں عقائد فرق باطلہ اجتہاد و تقلید تفسیر حدیث فقہ سیر مناقب عبادات معاملات کے بارے میں

فتاویٰ جات ہیں انداز محققانہ ہے جگہ جگہ فقہی اصول وضوابط اور فقہی جزئیات کو ذکر کیا گیا ہے بعض جوابات اس قدر مفصل ہے کہ مستقل رسالہ کی صورت اختیار کر گئے ہیں مکتبہ دارالعلوم کراچی سے صحیفے تھے اس مجموعہ میں مفتی رفیع عثمانی صاحب کے 70 صفحات پر مشتمل علمی و تحقیقی مقدمہ بھی شامل کیا گیا ہے نیز بہشتی زور پر ہونے والے اعتراضات کے جوابات میں ہیں

کفایت المفتی

کفایت المفتی مولانا کفایت اللہ دہلوی[14] کے فتاوی جات کا مجموعہ ہے۔ البتہ آپ کی خیات میں یہ مجموعہ مرتب شکل میں نہ تھا کہ آپ کے فرزند مولانا حفیظ الرحمن واصف نے تقسیم ہند کے منتشر فتاویٰ کو جمع کیا یہ مجموعہ 9 جلدوں پر مشتمل ہے جس میں زندگی کے تمام شعبہ جات کے بارے میں فتاویٰ موجود ہیں یہ مجموعہ 4502 فتاوی پر مشتمل ہے بے جا طوالت سے گریز کر کے مولانا نے بعینہ سوال کے مطابق جوابات دیئے ہیں اس میں اس دور کے اعتبار سے ایسے جدید مسائل کا حل موجود ہے جو کہ اس دور کے دیگر فتاوی میں نہیں ملتا اس مسلے کی تخریج میں کم از کم تین حوالے موجود ہے

فتاویٰ دارالعلوم دیوبند قدیم موسوم بہ عزیز الفتاویٰ وامداد المفتین

اس مجموعہ کے دو جلدیں ہیں پہلی جلد عزیز الفتاوی کے نام سے معروف ہیں جو کہ مفتی عزیز الرحمن[15] کے منتخب فتاویٰ کا مجموعہ ہے جسے آپ کے شاگرد مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ نے مرتب کیا یہ جلد 1419 فتاوی اور 754 صفحات پر مشتمل ہے فتاوی دارالعلوم دیوبند کی دوسری جلد امداد المفتین کے نام سے موسوم ہے جو کہ مفتی محمد شفیع صاحب کے فتاوی کا مجموعہ ہے۔

آپ کے مسائل اور ان کا حل

آپ کے مسائل اور ان کا حل 10 جلدوں پر مشتمل ایک فقہی انسائیکلوپیڈیا ہے جو کہ شہید اسلام مولانا محمد یوسف لدھیانوی کی کاوش ہے مولانا نے اخبار جنگ کراچی کے اسلامی صفحہ اقراء پر فتاویٰ نویسی کا آغاز کیا جس میں ہزاروں سوالات کے جوابات لکھنے کی نوبت آئی۔[16] فتاوی کی ترتیب فقہی ابواب پر رکھی گئی ہے عوامی سطح کی رعایت کرتے ہوئے اصطلاحی اور فنی گفتگو سے گریز کی گئی ہے جوابات میں اختصار سے کام لیا گیا ہے البتہ کہیں اصلاح کے نقطہ نظر سے مناسب جواب سے زائد بات بھی نظر آتی ہے اسی طرح کوئی مسئلہ پیچیدہ ہو اور تفصیلی جواب درکار ہو تو وہ تو لکھا گیا ہے جو کمی محسوس کی جاتی ہے وہ یہ کہ حوالہ جات کا اہتمام نہیں کیا گیا کہیں فتوی غیر مفتی بہ قول پر بھی دیا گیا ہے جدید مسائل کو قرآن وسنت کی روشنی میں حل کیا گیا ہے البتہ ایسے نتیجے سامنے آرہے ہیں جن میں تخریج کا عمل لاجواب معنوں پر کام نظر آرہا ہے

فتاویٰ رحیمیہ

فتاوی رحیمیہ دس جلدوں پر مشتمل ایسا مجموعہ ہے کہ جس کی گجراتی اور انگریزی زبان میں تراجم بھی ہو چکے ہیں اس مجموعہ میں مفتی گجرات مفتی سید عبدالرحیم لاجپوری[17] کے فتاوی ہی مولانا ابوالحسن علی ندوی اس مجموعہ کے بارہ میں لکھتے ہیں علم فقہ وفتاویٰ میں تقوی اور احتیاط خشیت الہی احساس ذمہ داری اور مسلک سلف سے بڑی حد تک وابستگی ضروری ہے جن لوگوں کو اس راہ میں مشکلات کا علم اور فقہ حنفی سے کامل مناسبت ہے وہ فتاوی رحیمیہ کی علمی و عملی قدر وقیمت کا اندازہ لگا سکتے ہیں[18] نہایت آسان زبان میں مسائل کا حل پیش کیا گیا ہے اور اس سوال کے مختلف گوشوں کو سامنے رکھ کر تسلی بخش جواب دیا گیا ہے حالہ جات کو اپنے فتاوی کی زینت بنایا گیا ہے بسا اوقات تو ایک ہی مسئلہ کے بہت سے حوالہ جات کے ذریعے جواب کو مزین کیا گیا ہے دلائل میں دلائل نقلیہ کے ساتھ دلائل عقلیہ کو بھی شامل کیا گیا ہے اسی طرح جواب میں فارسی اردو استعارات کا استعمال کثرت سے کیا گیا اتحاد امت کی فکر کرتے ہوئے غیر اہم مسائل میں شدت سے کام نہیں لیا گیا۔

فتاویٰ مفتی محمود

یہ مجموعہ مفتی محمود[19] کے فتاوی کا مجموعہ ہے۔ یہ مجموعہ 9 جلدوں پر مشتمل ہے اس میں بعض فتاوی دیگر مفتیان کے تحریر کردہ بھی اس میں شامل ہیں جن پر مفتی صاحب کے تائیدی دستخط ہیں فتاویٰ محمود کے بارے میں مولانا زاہد الراشدی لکھتے ہیں: حضرت مولانا مفتی محمودؒ چونکہ عملی سیاست میں براہ راست شریک رہے ہیں، حکومت و اپوزیشن کے تجربات سے خود گزرے ہیں اور سیاست و پارلیمان کے ایوانوں میں ہر مکتب فکر اور ذہنی سطح کے لوگوں سے دینی مسائل کے حوالہ سے ان کا براہ راست رابطہ اور معاملہ رہا ہے اس لئے آج کے جدید مسائل کے حل اور اسلامائزیشن کی تحریک کو فکری و عملی طور پر درپیش مشکلات کے باب میں ان کی بصیرت و تجربہ کو یقیناً امتیاز و تخصص حاصل ہے اور اسی وجہ سے ان کے فتاویٰ کی اشاعت کی ایک مدت سے خواہش رہی ہے۔[20] البتہ ایک تو تخریج کا فقدان نظر آتا ہے اور دوسرا مکررات سے عدم اجتناب کیا گیا ہے۔

دیوبندی مکتبہ فکر کے دیگر اہم فتاویٰ جات کے نام و مصنفین

مجموعہ فتاویٰ عبدالحی (مولانا عبدالحی)، فتاویٰ قاضی (مولانا قاضی مجاہد الاسلام)، فتاویٰ بسم اللہ (مفتی اسماعیل بسم اللہ)، فتاویٰ بنیات (ماہنامہ بینات)، فتاویٰ علماء ہند، فتاوی فریدیہ (مفتی محمد فرید) فتاویٰ دار العلوم زکریا (مفتی رضاء الحق)، فتاویٰ عثمانی (مفتی محمد تقی عثمانی)، حبیب الفتاوی (مفتی حبیب اللہ) خیر الفتاوی (مولانا خیر محمد جالندھری، مفتی عبد الستار، مفتی انور، مفتی عبداللہ) نجم الفتاویٰ (مفتی نجم الحسن) مرغوب الفتاوی (مفتی مرغوب احمد لاجپوری) کتاب الفتاویٰ (مولانا

خالد سیف اللہ رحمانی)، نظام الفتاوی (مفتی محمد نظام الدین)، کتاب النوازل (محمد سلیمان) فتاویٰ حقانیہ (دارالعلوم حقانیہ) احسن الفتاوی (مفتی رشید احمد لدھیانوی)، فتاویٰ محمودیہ (مفتی محمود الحسن)

مبحث دوم: بریلوی مکتبہ فکر کی منتخب کتب فتاویٰ کا مختصر جائزہ

العطایا النبویہ المعروف فتاویٰ رضویہ

یہ فتاویٰ جات شیخ احمد رضا خان[21] کے فتاوی جات کا مجموعہ ہے۔ موصوف اپنی تحقیق کا آغاز قرآن پاک سے کرتے ہیں پھر اہمیت کے مطابق حدیث بیان کرتے ہیں فقہاء احناف کے اقوال کو ذکر نہیں کیا گیا بلکہ بسا اوقات احترام کے دائرے میں رہتے ہوئے اختلاف بھی کیا گیا ہے۔ ایک ہی مسئلہ میں مختلف کتب سے حوالہ جات بھی منقول ہے یہ مجموعہ جب شائع ہوا 12 جلدوں پر مشتمل تھا فارسی و عربی عبارات بھی تھی پھر رضا فاؤنڈیشن لاہور نے 19 سالوں میں تحقیق و تخریج کر کے 30 جلدوں 22000 صفحات میں شائع کیا ہے اور 6847 سوالات کے جوابات ہیں۔ جبکہ 206 رسائل پر مشتمل فقہ حنفی کا انسائیکلوپیڈیا ہے ایک جلد اشاریہ جات پر مبنی ہے جسے مولانا رمضان سیالوی نے مرتب کیا ہے فتوی میں اہم کام محمد حنیف نے کیا انہوں نے فتاوی میں منقولہ احادیث کی عبادت سے ترتیب دیا جس سے احادیث کو فقہی اعتبار سے ترتیب دیا جس سے احادیث کی جامع فہرست مرتب ہو گی اور فقہاء کے لئے استدلال آسان ہو گیا۔

فتاویٰ صدر الافاضل

مولانا نعیم الدین مراد آبادی کے پاس یوں تو شیخ احمد رضا خان بریلوی کے بعد سب سے زیادہ فتاوی آئے مگر وہ محفوظ نہ ہو سکے جس وجہ سے اس مجموعہ[22] میں صرف 50 فتاوی جات ہے اسلوب بیان اور انداز تحقیق عمدہ ہے۔

فتاویٰ حامدیہ

شیخ احمد رضا خان صاحب کے فرزند مفتی محمد حامد رضا خان کے 13 فتاویٰ جات کا مجموعہ محمد عبد الرحیم فاروقی نے مرتب کیا اس میں دو مستقل رسالے اجتناب العمل عنہ فتاویٰ الجھال اور الصارم الربانی علی الشراف القادیانی بھی شامل ہے مفتی صاحب نے تقریبا 50 سال تک فتاوی نویسی کی مگر سب محفوظ نہ رہ سکے۔ یہ فتاویٰ دلائل اور قول راجح کے بیان سے مزین ہے۔

فتاویٰ مظہری[23]

مفتی مظہر اللہ دہلوی نے 60 سال تک فتوی نویسی کی خدمت سرانجام دی ان کے وہ فتاوی جو دستیاب ہو سکے ان کی تعداد 310 ایک ہے جسے دو جلدوں میں ڈاکٹر مسعود احمد نے مرتب کیا ان فتاوی میں توازن واعتدال نظر آتا ہے۔

فتاویٰ مہریہ

پیر مہر علی شاہ[24] اس مجموعہ کو مولانا فیض احمد فیض نے ترتیب دیا ہے اس میں جوابات مختصر اور علمی و فنی اصطلاحات کا بکثرت استعمال کیا گیا ہے سائل کی رعایت کرتے ہوئے اسلوب اختیار ہوا

فتاویٰ امجدیہ

علامہ محمد امجد علی اعظمی کا یہ مجموعہ 4 جلدوں میں چھپا ہے مولانا عبد المنان کلیمی ترتیب دیا موصوف 1878 میں ضلع اعظم گڑھ میں پیدا ہوئے اکثر فتاوی اردو میں ہے بعض عربی اور فارسی میں بھی ہیں۔ضیاء المصطفی قادری نے آپ کے اسلوب نگارش اور طرز تحقیق کے حوالہ سے لکھا ہے کہ حضرت صدر الشریعہ کے فتاوی حسب ضرورت مختصر بھی ہیں اور طویل بھی بعض فتاوی کئی کئی صفات پر مشتمل ہے فتاوی امجدیہ کتاب وسنت کی تائیدات سے مزین ہے تحقیق کے مواقع پر فتاوی میں تو حدیثوں کا سیل رواں موجیں مارتا نظر آتا ہے اس طرح ان میں قواعد اصولیہ فقہی کلیات وجزئیات نظائر و شاہد کے ذکر میں بھی کس طرح کی نہیں ہے ندرت استدلال وحسن واستنباط دیکھ کر کہنا پڑتا ہے کہ فتاوی امجدیا یقینا فتاوی رضویہ کا ایک نتیجہ ہے فتاوی امجدیہ میں نے پیدا شدہ مسائل کا مواد موجود ہے مثلا لائف انشورنس لائری اور لاوڈ اسپیکر پر نماز سیاست حاضرہ اور الیکشن وغیرہ سے متعلق احکام شریعتہ کا مدلل بیان موجود ہے فتاوی امجدیہ کے محفوظ نقول میں فقہ کے ہر باب سے متعلق فتاویٰ موجود ہیں جگہ جگہ رسم المفتی کا بیان بھی فتاوی میں موجود ہے مثلا ائمہ کی ترجیح کے مطابق فتویٰ دیا جائے حالات کے تغیر سے حکم شرع متغیر ہو سکتا ہے مفتی صرف اپنے مذہب کے مطابق فتویٰ دے وغیرہ وغیرہ[25]

فتاویٰ اجملیہ

مولانا اجمل قادری رضوی[26] کا یہ مجموعہ[27] 4 جلدوں اور 1131 رسائل پر مشتمل ہے۔اس کے علاوہ دس رسائل بھی ہے اسلوب فتویٰ یہ کہ اصل فتویٰ سے پہلے نفس مسئلہ کو سمجھانے کے لئے چند مقدمات پیش کرتے ہیں اختصار پیش نظر نہیں ہوتا سوال کے تمام پہلوؤں پر سیر حاصل گفتگو کی جاتی ہے تفصیلی فتوی میں تمہیدی کلمات کے بعد آیات و احادیث کو ترتیب وار لکھا جاتا ہے پھر مفسرین اور محدثین کے اقوال نقل کئے جاتے ہیں اکثر فتاوی اردو میں ہے بعض عربی وفارسی میں بھی ہے۔

فتاویٰ مسعودی

فتاوی مسعودی مفتی شاہ محمد مسعود[28] کے فتاوی جات کا مجموعہ[29] ہے اس مجموعہ میں آٹھ ابواب کے تحت 160 فتاوی موجود ہیں وہ اٹھ ابواب یہ ہیں عقائد عبادات، معاملات بین الزوجین، معاملات بین المسلمین او قاف رسوم ورواج

سیاسیات منفرق فتاوی فارسی عربی اردو تینوں زبانوں میں ہے استدلال کا طریقہ کار یہ ہے کہ سب سے پہلے قرآن پاک سے پھر احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر اگر ضرورت محسوس کی تو فقہاء سے بھی استدلال کیا لہجہ اور انداز فقیہانہ تھا۔

حبیب الفتاوی

حبیب الفتاوی [30] مفتی محمد حبیب اللہ نعیمی [31] کے فتاوی جات کا مجموعہ ہے اس فتاوی کو فتاوی نعیمی کے طرز کا عکاس کہا جاسکتا ہے پاکستان میں ایک جلد شائع ہوئی جس میں 700 سے زائد فقہی جوابات مدلل ہیں۔

فتاویٰ مرکزی دارالعلوم ضرب الاحناف [32]

علامہ ابوالبرکات سید احمد [33] کے مجموعہ فتاوی کو صاحبزادہ محمد عبدالسلام نے مرتب کیا اکثر فتاویٰ مختصر اور جامعیت لئے ہوئے ہے اس مجموعہ کی خوبی یہ ہے کہ ہر فتوی کے بعد اسی مسئلہ کے بارے میں تفصیلی مطالعہ کے لئے کوئی نہ کوئی کتاب تجویز دی گئی تاکہ کتب بنی کا شوق اجاگر ہو سکے

فتاویٰ مصطفویہ

محمد مصطفی رضاخان [34] کے دیے گئے فتاوی کو مفتی خلیل خان برکاتی نے مرتب کیا۔ آپ جزئیات کے استنباط اور طریق استدلال پر خاص توجہ دیتے محمد مصطفی رضا خان فتاویٰ مصطفویہ ضیاءالدین پبلی کشینز کراچی مرتبہ مفتی خلیل خان۔

فتاویٰ نوریہ [35]

مولانا نوراللہ نصیرپوری [36] کا یہ مجموعہ 6 جلدوں اور 926 فتاویٰ پر مشتمل ہے فتاوی جات میں دور اندیشی سے کام لیا اور دور جدید میں پیش آمدہ اہم مسائل کا حل پیش کیا۔

بریلوی مکتبہ فکر کے دیگر اہم فتاویٰ جات

اس کے علاوہ بھی بریلوی مکتبہ فکر کے اہم فتاوی جات موجود ہیں مثلا ضیاء الفتاوی (قاضی محمد ایوب) مجموعہ فتاوی (مفتی اعجاز ولی خان)، سراج الفتاوی (سراج احمد مکھن بیلوی) احسن الفتاوی (مفتی خلیل خان برکاتی)، مجموعہ فتاوی (مفتی رفاقت حسین کانپوری) فتاوی غلامیہ (مفتی غلام جان ہزاروی) فتاوی امینیہ (مفتی محمد امین) وقار الفتاوی (مولانا وقار الدین) منہاج الفتاوی (مفتی عبدالقیوم خان) فتاوی برکاتیہ م (ابوالبرکات سید احمد اشرفی) المباح والمحظور (سید محمود احمد رضوی) فتاوی پاسبان (مشتاق احمد نظامی) فتاوی اہلسنت (مفتی غلام سرور قادری) فتاویٰ اویسیہ (فیض احمد اویسی)

مبحث سوم: اہل حدیث مکتبہ فکر کی منتخب کتب فتاوی کا مختصر جائزہ

مجموعہ فتاویٰ[37]

یہ مجموعہ دو جلدوں 134 صفات اور 42 فتاوی جات پر مشتمل ہے فتاویٰ کا اصل مدار قرآن وسنت ہے بوقت ضرورت علماء سلف کی کتب فقہ و فتاوی سے استفادہ کیا گیا ہے اس طرح فقہ حنفی اور بریلوی و دیوبندی مکتبہ فکر سے جو اختلاف ہے ان مسائل کو خوب تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔

فتاویٰ نذیریہ

فتاویٰ نذیریہ[38] میاں سعید محمد نذیر حسین کے فتاوی کا مجموعہ ہے جو کہ تین جلدوں 1935 صفحات اور 943 فتاویٰ پر مشتمل ہے۔اس مجموعہ میں مولانا نذیر صاحب کے علاوہ 427 دیگر مفتیوں کے فتاویٰ بھی شامل ہے مختلف فقہی عنوان کے ذریعے مسائل پر فتویٰ دیے گئے مولانا نذیر حسین صوبہ بہار کے ضلع مونگیر سورج گڑھ میں پیدا ہوئے شاہ محمد اسحاق کے مکہ مکرمہ ہجرت کے بعد دہلی میں ان کی جانشین مقرر ہوئے حکومت برطانیہ کی جانب سے شمس العلماء کا خطاب ملا بحوالہ فتاویٰ نظریہ 1-46 ایک خاص امتیاز یہ ہے کہ اس مجموعہ میں مختلف مکاتب فکر کے فتاویٰ جات موجود ہیں جس پر موصوف کے تصدیقی دستخط ہے حوالہ جات مجمل ہے محض کتاب کا نام لکھا گیا ہے آیات واحادیث کا حوالہ بھی اس طرح کہ قرآن پاک میں ہے یا حدیث میں ہے یہ فتویٰ کے آخر میں مفتیوں کے نام بھی لکھے ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ یہ فتوی کتنے مفتیوں نے دیا ہے۔

فتاویٰ مولانا شمس الحق عظیم آبادی

یہ مجموعہ[39] ایک جلد 466 صفحات اور 50 فتاویٰ پر مشتمل ہے اس مجموعہ کو مضامین کے بجائے ماخذ کے اعتبار سے مرتب کیا گیا ہے پہلے ان فتاویٰ کو ذکر کیا جو قلمی مسودات تھے پھر فتاوی نزیر کے فتاوی جات اور آخر میں عظیم آبادی کے متفرق تحریروں کو الگ فتوی کی صورت کر لیا اور اس کے بعد پانچ فارسی اور تین عربی فتووں کا اردو میں ترجمہ ہے مذاہب اربعہ کی کتب کے حوالہ جات موجود ہے انداز آسان ہے اور اختلافی مسائل پر بھی بحث کی گئی ہے اکثر مسائل میں فتوی احناف کے موقف کے خلاف دیا ہے

فتاویٰ ثنائیہ

فتاوی ثنائیہ[40] مولانا الوفا ثناء اللہ امر تسری[41] کے فتاویٰ جات کا مجموعہ ہے جو کہ دو جلدوں 1614 صفحات اور چودہ 1493 فتاوی جات پر مشتمل ہے ان فتاوی جات کو مولانا داؤد راز نے کیا جبکہ مولانا ابو سعید شرف الدین دہلوی نے

حواشی کا اضافہ کیا یہ مجموعہ 12 ابواب پر مشتمل ہے۔ اس مجموعہ میں مولانا کے فتاوی کے علاوہ دیگر 27 مفتیوں کے فتاویٰ بھی شامل ہے مولانا کے فتاوی عموماً مختصر ہے البتہ فروغی اختلافات والے مسائل پر تفصیلی فتاوی جات موجود ہیں فتاویٰ کے عنوانات بھی دیے گئے ہیں اسی طرح تعاقب یا تعاقب پر تعاقب کے عنوان سے کسی دوسرے مفتی کا فتوی نقل کیا جاتا ہے جس میں مولانا کے فتوی پر اعتراضات ہوتے ہیں جدید پیش آنے والے مسائل کی تعداد کم ہے۔

فتاویٰ اہل حدیث

یہ مجموعہ [42] حافظ عبد اللہ روپڑی [43] کے فتاوی جات کا ہے جو کہ دو جلدوں 1488 صفحات 1125 فتاویٰ پر مشتمل ہے جمع وترتیب کی خدمات مولانا محمد صدیق نے سرانجام دیں اس مجموعہ کو فقہی ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے۔ جس میں صرف حافظ صاحب کے فتاوی جات ہیں زبان وانداز انتہائی مشکل ہے۔ قرآن وحدیث کے ساتھ کتب احناف سے بھی استفادہ کیا ہے۔ مخالف مسالک کے جوابات میں نقل کئے گئے۔ اجماع اور قیاس کو بھی دلیل تسلیم کیا ہے

فتاویٰ ستاریہ

یہ مجموعہ [44] مفتی ابو محمد عبد الستار بن محمد عبد الوہاب دہلوی [45] کے فتاوی جات پر مشتمل ہے جس کی چار جلدیں 808 صفحات اور 700 فتاویٰ جات ہیں۔ اس مجموعہ میں مختلف قسم کے فتاوی جات کو بلاترتیب مرتب کیا گیا ہے اکثر جوابات مختصر ہیں البتہ عقائد وفروعی اختلافی مسائل کے جوابات مفصل ہے اہم مسائل پر سیر حاصل گفتگو کی گئی ہے

اسلامی فتاویٰ

فتاوی[46] کا یہ مجموعہ مولانا عبد السلام بستوی [47] کے فتاوی جات پر مشتمل ہے جس میں ایک جلد 277 صفحات اور 41 فتاوی جات ہیں اس مجموعہ میں 100 صفحات مفتی اور فتوی کے آداب وشرائط کے حوالہ سے ہے مجموعہ میں دو ابواب ہیں پہلا باب کتاب الایمان والعقائد اور دوسرا باب کتاب الاعتصام بالسنہ والاجتناب عن البدعہ عقائد اور صحت حدیث پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔ ان فتاوی جات کے علاوہ بھی مختلف اہم فتاوی جات مسلک اہل حدیث کے ہیں مثلاً فتاوی برکاتیہ ابوالبرکات احمد بن محمد اسماعیل فتاوی سلفیہ مولانا اسماعیل سلفی فتاوی رفیقہ مولانا محمد رفیق سروری وغیرہ۔

مبحث چہارم: برصغیر کے دارالافتاء وآن لائن فتاویٰ جات

افتاء کے ادارے

عصر حاضر میں میں فتاوی کے حوالہ سے اہم ترین کام دارالافتاء کے ساتھ ساتھ آن لائن فتاوی جات کا قیام ہے جو کہ بڑی کامیابی کے ساتھ اپنے اپنے امور منصبی سرانجام دے رہے ہیں۔ دارالافتاؤں کا یہ نظام عصر حاضر کے تقاضوں سے ہم

آہنگ ہے اور عصر حاضر کے تقاضوں کو پورا کر رہا ہے جس کی سرپرستی مدارس دینیہ کو حاصل ہے۔ برصغیر کے تمام بڑے علوم دینیہ کے جامعات میں دارالافتاء کا مستقل شعبہ موجود ہے۔ چند معروف دارالافتاؤں کا بطور نمونہ ذکر کیا جاتا ہے۔

دارالافتاء دارالعلوم دیوبند، دارالافتاء ندوۃ العلماء لکھنؤ یوپی، دارافتاء شاہی مرادآبادی یوپی، دارالافتاء امارت شرعیہ پٹنہ، دارالافتاء جامعہ احیاء العلوم مبارک یوپی، دارالافتاء فرنگی محل لکھنؤ یوپی، دارالافتاء جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین ڈابھیل، دارالافتاء جامعہ مظہر سعادت ہانسوٹ گجرات، دارالافتاء جامعہ باقیات صالحات ویلور، دارالافتاء اشاعت العلوم اکل کوا،[48] دارالافتاء جامعہ نظامیہ حیدرآباد، دارالافتا دارالعلوم حیدرآباد، دارالافتا المعہد العالی الاسلامی حیدرآباد، سبیل السلام حیدرآباد۔ دارالافتاء جامعہ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی، دارالافتاء جامعہ فاروقیہ کراچی، دارالافتاء دارالعلوم کراچی، دارالافتاء جامعۃ الرشید کراچی، دارالافتاء جامعہ حقانیہ اکوڑہ خٹک، دارالافتاء جامعہ اشرف المدارس کراچی، دار الافتاء جامعہ بنوریہ سائٹ کراچی، دارالافتاء جامعہ اشرفیہ لاہور، دار الافتاء جامعہ منظورالاسلامیہ لاہور، دارالافتاء جامعہ نعیمیہ لاہور، دار الافتاء جامعہ اسلامیہ امدادیہ فیصل آباد، دارافتاء جامعہ خیر المدارس ملتان وغیرہ۔

آن لائن دارالافتاء

آن لائن دارالافتاء دارالعلوم دیوبند،[49] آن لائن دارالافتاء دارالعلوم کراچی،[50] دارالافتاء والقضاء[51] آن لائن دارالافتاء جامعہ البنوریہ العالمیہ[52] آن لائن دارالافتاء جامعہ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی،[53] دارالافتاء اہلسنت[54] آن لائن دارالافتاء تحریک منہاج القرآن[55] آن لائن دارالافتاء جامعہ اشرفیہ لاہور[56] اسی طرح دارالافتاء کے نام سے آن لائن دارالافتاء ہے جس میں دار الافتاء دار العلوم دیوبند، دار الافتاء دار العلوم (وقف) دیوبند، دار الافتاء دار العلوم کراچی، دار الافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیۃ بنوری ٹاؤن، دار الافتاء جامعہ فاروقیہ، دار الافتاء صادق آباد، دارالافتاء جامعہ دارالعلوم یاسین القرآن کراچی، دار الافتاء اشرف المدارس کراچی، دار الافتاء جامعہ حقانیہ اکوڑہ خٹک، دار الافتاء خیر المدارس ملتان، دار الافتاء جامعۃ الرشید کراچی، دار الافتاء جامعہ بنوریہ کراچی، دار الافتاء جامعہ اشرفیہ لاہور، دار الافتاء الاخلاص کراچی اور دار الافتاء جامعہ عثمانیہ پشاور کے 95600 فتاوی جات موجود ہیں۔[57]

یہ سب فتاوی جات کے بڑے بڑے مجموعے اور عصر حاضر کے مسائل پر ان میں قرآن وسنت کی روشنی میں حل، اسی طرح عصر حاضر کے تقاضوں کے مطابق دارالافتاؤں کی مختلف ویب سائٹس اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہیں کہ امت میں اجتہاد کا دروازہ بند نہیں ہوا بلکہ یہ دروازہ کھلا ہے۔ علمائے کرام کوششیں کر رہے ہیں۔ یہ الزام محض ہے کہ امت نے اجتہادی مسائل کو ترک کر دیا ہے۔ عصر حاضر میں بھی مفتیان کرام اجتہادی مساعی کر رہے ہیں اور فتویٰ دینے کا

ایک مکمل انتظام ہے۔ دارالافتاؤں میں فتاوی جات باقاعدہ مشاورت سے اور کئی مفتیان کرام کے تصدیقی دستخط سے شائع کئے جاتے ہیں اور حل شدہ فتوی کا حوالہ جات نقل کیے جاتے ہیں۔

حوالہ جات

[1]۔ مولانا وحید الزمان قاسمی کیرانوی، **القاموس الوحید** (لاہور: ادارہ اسلامیات)، 1204۔

Maulana Wahid-ul-Zaman Qasmi Kiranwi, Al-Qamoos Al-Wahid Lahore: Islamiat Institute, 1204.

[2]۔ ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس، **برصغیر کے چند جدید حنفی علماء کی کتب فتاوی**، فکر و نظر اسلام آباد جلد 44 شمارہ 1۔

.Dr. Muhammad Humayun Abbas Shams, Books of fatawa of some Jaid Hanafi scholars of the subcontinent, Fikr and Nazar, Islamabad, Volume 44, Issue 1.

[3]۔ ڈاکٹر شیخ حسین محمد ملاح، **الفتوی نشاتها وتطورها** (بیروت: مکتبہ العصریہ)، 398:1۔

Dr. Sheikh Hussain Muhammad Malah, Al-Fatwa Nishatah wa Tahwarah (Beirut: Maktaba al-Asriya), 398:1.

[4]۔ **فتاوی ہندیہ، المعروف عالمگیریہ**

Fatawai Hindia, known as Alamgiriyyah.

[5]۔ مولانا سید امیر علی، **فتاویٰ عالمگیری جدید اردو**، (لاہور: مکتبہ رحمانیہ)۔

Maulana Syed Mir Ali, Fatawa Alamgiri Modern Urdu, (Lahore: Maktaba Rahmaniya)

[6]۔ ڈاکٹر ثریا ڈار، **شاہ عبدالعزیز دہلوی اور ان کی علمی خدمات** (لاہور: ادارہ ثقافت اسلامیہ)، 267۔

Dr. Soraya Dar, Shah Abdul Aziz Dehlavi and His Academic Services (Lahore: Institute of .Islamic Culture), 267

[7]۔ کئی مکتبوں نے شائع کیا یہ جائزہ زکریا بک ڈپو دیوبند کے نسخ کو مد نظر رکھ کر پیش کیا جارہا ہے۔

Published by several schools, this review is being presented keeping in mind the version of Zakaria Book Depot Deoband.

[8]۔ مولانا خلیل احمد سہارنپوری متعدد علوم وفنون کے ماہر علم تھے یہ فتاویٰ جات خود تحریر کئے یا کچھ اپنے خدام سے املا کروائے۔

Maulana Khalil Ahmed Saharanpuri was an expert in various sciences and arts, he wrote these fatwas himself or had some of them dictated by his students.

9۔ مولانا موصوف فقہ اور خاص کر تصوف میں بہت بڑا نام رکھتے ہیں دیوبندی مکتبہ فکر میں انہیں بڑا مقام حاصل ہے اور حکیم الامت کہلاتے ہیں. یہ نام حاجی امداد اللہ مہاجر مکی ومدنی کے نام رکھا گیا۔ بحوالہ مقدمہ از مصنف امداد الفتاویٰ، 1:3۔

The Maulana has a great name in fiqh and especially in Sufism. He has a great position in the Deobandi school of thought and is called Hakeem Ummat.This name was named after Haji Imdad Allah, the emigrant of Mecca and Medina. According to the case by the author Imdad al-Fatawa, 3:1.

10۔ **کمالات اشرفیہ**، 303

Kamalat Ashrafiya, 303

11۔ مولانا عبد الکریم 1315 میں ضلع کرنال میں پیدا ہوئے آپ کے والد حکیم تھے مولانا خلیل احمد سہارنپوری کی زیر سرپرستی درس نظامی کی تحصیل کی۔

Maulana Abdul Kareem was born in Karnal district in 1315. His father was Hakeem

12۔ مولانا ظفر احمد عثمانی 1310 میں دیوبند ضلع سہارنپور کے عثمانی خاندان میں پیدا ہوئے بچپن میں ہی یتیم ہو گئے مگر علوم اسلامیہ میں ایسی محنت کی تھی کہ علم حدیث وفقہ میں خاص مقام حاصل کیا۔

Maulana Zafar Ahmad Osmani was born in 1310 in the Osmani family of Deoband district of Saharanpur and was orphaned in his childhood, but he worked so hard in Islamic studies that he gained a special position in the knowledge of Hadith and Fiqh.

13۔ **تمہید امداد الفتاویٰ**۔

Tamhid Imdad al-Fatawa.

14۔ مولانا مفتی اعظم ہند تھے مجتہدانہ صلاحیتوں کے مالک تھے وہ عربی اور اردو کے بلند پایہ عالم تھے۔

Maulana was Mufti Azam of India, the master of mujtahadana skills, he was a high scholar of Arabic and Urdu.

15۔ مفتی صاحب دیوبند کے عثمانی خاندان کے چشمہ وچراغ ہی۔ مولانا قاسم نانوتوی کے شاگرد ہیں۔ مولانا رشید احمد گنگوہی نے آپ کو مفتی کے منصب پر فائز کیا.

Mufti Sahib is belong to the Ottoman family of Deoband.He is the student of Maulana Qasim Nanotwi. Maulana Rashid Ahmed Gangohi appointed you as Mufti.

16۔ مصنف کی خودنوشت سوانح باعنوان تعارف ملحقہ آپ کے مسائل اور انکا حل جلد 1 نعیمیہ دیوبند

Author's Autobiography Titled Introduction Appendix Your Problems and Their Solutions Volume 1 Naimia Deoband

[17]۔ فتاویٰ رحیمیہ 1/15-16-17 دارالاشاعت کراچی۔

Fatawa Rahimiya 1/15 - 16 - 17, Darul Sha'at Karachi.

[18]۔ **فتاویٰ رحیمیہ** 32/1 دارالاشاعت کراچی؛ پاکستان فتاویٰ نویسی کے رہنما اصول ص76 نعیمیہ دیوبند

Fatawa Rahimiya 32/1 Darul Isha'at Karachi; Guidelines for writing Pakistan Fatwa P. 76 Naimia Deoband

[19]۔ مفتی محمود 25 سال جامعہ قاسم العلوم ملتان میں صدر مفتی کی حیثیت سے خدمات انجام دیتے رہے۔

Mufti Mahmood served for 25 years as President Mufti in Jamia Qasim Uloom Multan.

[20] -http://zahidrashdi.org/1548

[21]۔ موصوف 1856 کو بریلی میں پیدا ہوئے، مولانا موصوف بریلوی مکتبہ فکر کے بانی ہیں۔

.Born on 26 December 1900 in Sambhal city of Moradabad district.

[22]۔ مولانا نعیم الدین مراد آبادی ادارہ نعیمیہ رضویہ موچی گیٹ لاہور 1975ء

Maulana Naeemuddin Moradabadi Institution Naeemiya Rizvia Mochi Gate Lahore 1975

[23]۔ **فتاویٰ مظہری** مدینہ پبلشنگ کمپنی کراچی۔

Fatawa Mazhari Madina Publishing Company Karachi

[24]۔ 11 مئی متوفی 1937

Died 11 May 1937

[25]۔ ضیاء المصطفیٰ کا تعارف، **فتاویٰ امجدیہ** دارالعلوم امجدیہ کراچی، 1980 ص۔ ز۔ س

Introduction by Zia Al-Mustafa, Fatawa Amjadiya Darul Uloom Amjadiya Karachi, 1980

[26]۔ 26 دسمبر 1900ء ضلع مراد آباد کے شہر سنبھل میں پیدا ہوئے۔

Born in Bareilly in 1856, Maulana Mosuf is the founder of the Bareilly school of thought.

[27]۔ **فتاویٰ اجملیہ** شبیر برادرز لاہور 2005 مقدمہ الکتاب از محمد حنیف خان جلد اول صفحہ 67۔

Fatwa Ajmaliya Shabbir Brothers Lahore 2005 Case Al Kitab by Muhammad Hanif Khan Volume 1 Page 67.

[28]۔ موصوف کا نام رحیم بخش لقب مسعود تھا اور وہ لقب سے معروف تھے۔

The name of the person was Rahim Bakhsh laqab Masood and he was known by the laqab

[29]۔ڈاکٹر مسعود احمد، **فتاویٰ مسعودیہ** سرہند پبلی کیشنز کراچی-1987۔

Dr. Masood Ahmad, Fatawa Masoudiya Sir Hind First Cushions Karachi-1987

[30]۔ **حبیب الفتاویٰ**، شبیر برادرز لاہور 2005۔

Habib Al Fatawa, Shabbir Brothers Lahore 2005.

[31]۔موصوف مولانا نعیم الدین مراد آباد کے اجل تلامذہ میں سے ہیں۔

He was one of best students of mulana Naeem ul Din Muradabadi.

[32]۔ **فتاویٰ مرکزی دار العلوم ضرب احناف**، دار العلوم سلطانیہ جہلم 2003۔

Fatwa Central Darul Uloom Zarb Hanaf, Darul Uloom Sultania Jhelum 2003.

[33]۔موصوف ہندوستان کے شہر الور میں پیدا ہوئے. مولانا نعیم الدین مراد آبادی اور اپنے والد سے اکثر کتب پڑھیں اور فتاویٰ کی ترتیب شیخ احمد رضا خان بریلوی سے حاصل کی۔

He born in the city of Alwar in India .Heread many books from his father and Maulana Naeemuddin Muradabadi and got the order of fatwa from Sheikh Ahmed Raza Khan Barelvi.

[34]۔موصوف یوپی میں پیدا ہوئے۔

Born in U.P.

[35]۔ **فتاویٰ نوریہ**، دار العلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور 2003۔

Fatawa Nooriya, Darul Uloom Hanafiya Faridiya Basirpur 2003.

[36]۔موصوف اوکاڑہ میں پیدا ہوئے اور فتوی نویسی میں غیر معمولی مہارت رکھتے تھے یہ فتاویٰ آپ کے شاگرد محبوب اللہ نوری نے مرتب کیا۔

He was born in Okara and had exceptional skill in fatwa writing. This fatwa was compiled by his student Mahbubullah Noori.

[37]۔نواب صدیق حسن خان، **مجموعہ فتاویٰ** (لاہور، مطبع صدیقی 1893ء)۔

Nawab Siddique Hasan Khan, Collection of Fatawa (Lahore, Mataba Siddiqui 893 1).

[38]۔اس فتویٰ کا پہلا ایڈیشن 1915 میں دہلی میں شائع ہوا بحوالہ **فتاویٰ نذیریہ** 1:3 اس کے بعد اہل حدیث اکادمی نے اردو میں ترجمہ کرا کر 1971ء دوسری بار بحوالہ ایضاً 1:6 ور غلطیوں کی تصحیح کے بعد مسجد اہل حدیث اجمیر گیٹ دہلی سے 1988 میں تیسری بار شائع ہوا بحوالہ ایضاً 1:4۔

The first edition of this fatwa was published in Delhi in 1519 with the reference of Fatwa Naziriyyah 3:1, after which Ahl Hadith Akademi translated it into Urdu in 1971 for the second time with the reference of 6:1 and after correcting the errors, the third edition was published in 1988 by Ahl Hadith Mosque, Ajmer, Delhi. Bar published in ref 4:1.

[39]۔ مولانا شمس الحق عظیم آبادی، **فتاویٰ مولانا شمس الحق عظیم آبادی**، جمع وترتیب **محمد** عزیز علمی اکیڈمی کراچی۔

Maulana Shamsulhaq Azimabadi, Fatwa Maulana Shamsulhaq Azimabadi, Compiled by Muhammad Aziz Academic Academy Karachi.

[40]۔ مولانا ابوالوفاء ثناءاللہ امرتسری، **فتاویٰ ثنائیہ**، ادارہ ترجمان السنہ لاہور 1972۔

Maulana Abu Al-Wafa Sanaullah Amritsari, Fatawa Sanaiya, Idara Tarjaman Al-Sunnah Lahore 1972.

[41]۔ مولانا موصوف 1870 میں امرتسر میں پیدا ہوئے تعلق کشمیری خاندان سے تھا. ابتدائی تعلیم امرتسر سے حاصل کی جبکہ دارالعلوم دیوبند سے معقولات و منقولات کی کتب سے پڑھیں اور دورہ حدیث مدرسہ فیض عام کان پور سے کیا۔

Maulana Mosawuf was born in 1870 in Amritsar and belonged to a Kashmiri family.He received his primary education from Amritsar, while he studied from Darul Uloom, Deoband, and visited Hadith Madrasah Faiz Aam, Kanpur.

[42]۔ مولانا عبداللہ روپڑی، **فتاویٰ اہل حدیث** (ادارہ احیاء السنہ سرگودھا 1994ء)۔

Maulana Abdullah Ropri, Fatawa Ahl Hadith (Institute for Revival of the Sunnah, Sargodha, 1994).

[43]۔ حافظ صاحب ضلع امرتسر کمیرپور قصبہ میں 1887 میں پیدا ہوئے کتب تفسیر و حدیث امرتسر کے مدرسہ غزنویہ سے پڑھی جبکہ مدرسہ عالیہ سے درس نظامی کی سند فراغت حاصل کی۔

Hafiz Sahib was born in Kamirpur town of Amritsar district in 1887. He studied the books of Tafsir and Hadith from Madrasa Ghaznaviya in Amritsar and graduated from Madrasa Aliya.

[44]۔ جلد اول دوم مکتبہ سعودیہ حدیث منزل کراچی سے 1963 میں اور جلد سوم و چہارم المکتب الاسلامی جماعت غرباء اہل حدیث کراچی سے شائع ہوئی جمع وترتیب حافظ عبدالغفار سلفی نے کی

The first and second volumes of Maktaba Saudia Hadith Manzil Karachi were published in 1963 and the third and fourth volumes of Maktab Al-Islami Jamaat Gharba Ahl Hadith Karachi were published by Hafiz Abdul Ghaffar Salafi.

[45]۔ مفتی موصوف 1905 میں دہلی میں پیدا ہوئے تعلیم کی تکمیل والد بزرگوار کے مدرسہ اہل کتاب والسنہ سے کی

Mufti was born in Delhi in 1905 and completed his education from his father's Madrasa Ahl Kitab wassunnah.

[46]۔ کتب خانہ مسعودیہ اردو بازار دہلی 1969

Masoudia Library, Urdu Bazaar, Delhi, 1969

[47]۔ مولانا 1909 میں ضلع بستی کے قصبہ بشن میں پیدا ہوئے مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور سے پانچ سال درس نظامی کی تعلیم حاصل کی اور دیوبند میں مولانا حسین احمد مدنی سے دورہ حدیث کی تکمیل کی

Maulana was born in 1909 in Kasbah Bishan of District Basti, studied Islamic teaching for five years at Madrasah Mazahirul Uloom, Saharanpur, and completed his tour of Hadith with Maulana Hussain Ahmad Madani in Deoband.

[48]۔ **فتاوی علماء ہند**، 181-288

Fatawa Ulema Hind, 181-288

[49] https://darulifta-deoband.com; https://darululoom-deoband.com/home/ https://darululoomkarachi.edu.pk/

[51]-[51] https://www.onlinefatawa.com/

[52] https://binoria.org/darulifta-binoria/

[53] https://www.banuri.edu.pk/darulifta

[54] https://www.daruliftaahlesunnat.net/ur

[55]- https://www.thefatwa.com/urdu/about/

[56] https://www.jamiaashrafia.org/jamia/index.php?page=darulIfta

[57] https://darulifta.info/